سوال

کیا والدین یا کسی اور شخص کو حق ہے کہ وہ خاوند کو کہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر والدین کسی شرعی عذر کی بنا پر یا کسی اخلاقی عیب کی وجہ سے خاوند کو طلاق دینے کا کہتے ہیں اور اس عیب کو درست کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے، تو خاوند کو والدین کی بات ماننی چاہیے کیونکہ انہوں نے اپنی ذاتی خواہش کی بنا پر طلاق دینے کا نہیں کہا۔

اگر والدین کسی دشمنی، ذاتی خواہش یا غلط فہمی کی بنا پر خاوند کو طلاق دینے کا کہیں اور بیوی دینی اور اخلاقی لحاظ سے اچھی ہو، تو اس صورت میں والدین کا حکم مان کر طلاق دینا درست عمل نہیں ہے، لیکن خاوند کو چاہیے کہ والدین کے ساتھ نرم لہجہ اپنائے اور انہیں اچھے طریقے سے سمجھائے اور راضی کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (23) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (الإسراء: 23-24)

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ''اف'' مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ